B.A, Part-2, URDU (Hons)

Poetry, Paper - |||

Topic: Birj Narayan Chakbast

Notes By:

Dr. Masroor Ahmad Haidri,

Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga.

چکبست کی شاعری

پنڈت برج نرائن چکبست 19 جنوری1882 کو پیدا ہوئے اور ان کی وفات 12 فروری1926 کو ہوئی۔ چکبست اُردو کے مشہور محبّ وطن اور وطن پرست شاعر تھے۔ اُردو شاعری کی تاریخ میں چکبست کا یہ شعر ان کی شناخت بن گیا۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے اِن ہی اجزا کا پریشان ہونا

چکبست کا تعلق کشمیر کے پنڈت گھرانے سے تھا۔ ان کے والد پنڈت اُدت نرائن یقین فیض آباد کے ڈپٹی کلکٹر تھے اور ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ والد کے انتقال کے بعد چکبست لکھنؤ منتقل ہوگئے اور وہاں کشمیری محلّہ میں رہنے لگے۔ اُن کی تعلیم وہیں ہوئی۔ چکبست نے بی اے ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ چکبست نے جس دور میں ہوش سنبھالا وہ دور ہندوستان میں قومی تحریک کے عروج کا دور تھا۔ چنانچہ وہ اپنے دور کے قومی رہنماؤں تلک، گوکھلے، گاندھی، اینی بسنٹ، دادا بھائی نوروجی اور پنڈت بشن نرائن سے متاثر رہے۔ پیشے سے وکیل اور لکھنوء کے شعری ماحول میں پرورش پانے والے نوجوان چکبست نے اپنے عہد کے حالات سے متاثر ہوکر

بارہ سال کی عمر میں جب شعر کہنا شروع کیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ یہ وقت گل وبلبل کے فسانے سنانے یا عشق و عاشقی کے راگ الاپنے کا نہیں بلکہ اہل وطن کو وطن سے محبت کا سبق پڑھانے اور ان میں جذبہ آزادی بیدار کرنے کا ہے چنانچہ انہوں نے روایت کے خلاف وطن پرستی پرمبنی نظموں سے اپنی شاعری کا آغاز کیا۔ اور بہت جلد وہ ایک محبّ وطن شاعر کے طور پر مشہور ہو گئے۔

چکبست نے حب وطن کے موضوع پرمبنی اپنی شاعری کے ذریعے اہل ہند کے دلوں میں وطن کی سچی محبت پیدا کی۔ چکبست اور دیگر قوم پرست شعراء نے اپنے جذباتی شاعری کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں جوش اور ولولہ پیدا کیا۔ جس سے ہندوستان کی قومی تحریک کو فروغ ملا۔ اور آخر کار ہندوستان کو صدیوں کی غلامی سے آزادی ملی۔

چکبست نے بارہ سال کی عمر میں اپنی پہلی نظم ''حب قومی'' کہی۔ نظم میں سادے انداز میں وطن سے محبت کے جذبات کو پیش کیا۔ چکبست کہتے ہیں۔

حب قومی کا زباں پر ان دنوں فسانہ ہے
باد ؟ اُلفت سے پُر دل کا مِرے فسانہ ہے
جس جگہ دیکھو محبت کا وہاں فسانہ ہے
عشق میں اپنے وطن کے ہر بشر دیوانہ ہے

وطن سے محبت کے موضوع پر چکبست کی دیگر نظمیں جلوہ صبح' خاکِ ہند' ہمارا وطن دل سے پیارا وطن' وطن کو ہم وطن ہم کو مبارک' فریادِ قوم' مسز بسنٹ کی خدمت میں قوم کا پیغامِ وفا' قوم کے سورماؤں کو الوداع' نالہء درد' ڈرامائن کا ایک سین' کرشن کنہیا اور گائے وغیرہ ہیں۔ چکبست نے اپنی پہلی نظم کے بعد اپنی وطن سے محبت سے بھری شاعری کے لئے مسدس کی ہیئت کو اختیار کیا۔ لکھنؤ میں انیس اور دبیر نے مسدس کی ہیئت میں مرثیے لکھ کر اسے کمال تک پہونچا دیا تھا۔ چکبست نے محسوس کر لیا تھا کہ وطن سے محبت والی شاعری میں جذبات کا تفصیلی اظہار ہوتا ہے اور اس کے لئے مسدس سے بہتر کوئی ہیئت نہیں چنانچہ انہوں نے اسے اپنی دیگر نظموں میں بخوبی استعمال کیا۔

حب وطن کے موضوع پر کہی گئی چکبست کی شاہکار نظم ''خاکِ ہند'' ہے۔ یہ نظم 1905ء میں لکھی گئی۔ نظم کے پہلے شعر میں ہندوستان کی عظمت کا ذکر کیا گیا۔ شاعر کہتا ہے۔

اے خاکِ ہند تیری عظمت میں کیا گُماں ہے
دریائے فیضِ قدرت تیرے لئے رواں ہے

نظم کے ابتدائی بندوں میں چکبست نے خاکِ ہند پر جاری قدرت کی نعمتوں یہاں کے ندی نالے پہاڑ جنگل بیابان خوبصورت مقامات اور یہاں سے اٹھنے والی عظیم شخصیات کا ذکر کیا۔اور لوگوں کو یہ احساس دلایا کہ ہمارا وطن زندگی کے ہر شعبے میں کس قدر بلند مقام رکھتا ہے۔لیکن شاعر کو افسوس ہے کہ اس قدر عظیم ملک کے رہنے والوں کے حوصلوں میں غلامی کے سبب پستی آگئی ہے۔چکبست کہتے ہیں:

اگلی سی تازگی ہے پھولوں میں اور پھلوں میں
کرتے ہیں رقص اب تک طاؤس جنگلوں میں
اب تک وہی کڑک ہے بجلی کی بادلوں میں
پستی سی آگئی ہے پر دل کے حوصلوں میں
گُل شمعِ انجمن ہے گو انجمن وہی ہے
حب وطن نہیں ہے خاکِ وطن وہی ہے

خاکِ وطن سے پیار چکبست کی شاعری کا اہم موضوع ہے۔چکبست برہمن تھے۔ہوسکتا ہے انہوں نے اپنی شاعری میں ہندو دھرم کے اس عقیدے کا پرچار کیا ہو جس کے تحت وطن کی مٹی کو دھرتی ماں کہا جاتا ہے۔اور ماں سے محبت اور اس کی حفاظت اس کے بالکوں کی اہم ذمہ داری قرار پاتی ہے۔چکبست نے اپنی نظم ''خاکِ ہند'' کے علاوہ دیگر نظموں میں بھی خاکِ ہند سے عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے اپنی نظم '' گائے'' میں بھی ہندو دھرم کے عقائد کا پرچار کیا ہے۔چکبست کہتے ہیں:

صاحبِ دل تجھے تصویرِ وفا کہتے ہیں
چشمہء خدا مردِ خدا کہتے ہیں
درد مندوں کی مسیحا شعراء کہتے ہیں
ماں تجھے کہتے ہیں ہندو تو بجا کہتے ہیں
کون ہے جس نے تیرے دودھ سے منہ پھیرا ہے
آج اس قوم کی رگ رگ میں لہو تیرا ہے

اقبال نے اپنی نظموں میں بھی اس طرح کے خیالات پیش کئے ہیں۔دراصل چکبست نے ایک دردمند دل کے ساتھ اپنی شاعری میں وطن سے محبت کے جذبے کو اُبھارا ہے۔وہ ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے۔اُن کی شاعری

سے کہیں بھی فرقہ واریت ظاہر نہیں ہوتی۔

چھوٹی بحر میں چکبست کی دو نظمیں ''ہمارا وطن دل سے پیارا وطن'' اور ''وطن کو ہم، وطن ہم کو مبارک'' ہیں۔ یہ نظمیں 1916 میں لکھی گئیں۔ یہ نظمیں بچوں کے لئے لکھی گئیں۔ چکبست کو یہ احساس تھا کہ بچے کسی بھی قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ اُن میں بھی وطن سے محبت کے جذبے پیدا کرنا ضروری ہے۔ بچوں کے لحاظ سے ان نظموں میں ترنم ہے۔ سیدھے سادھے انداز میں وطن سے محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ چکبست کہتے ہیں:

یہ ہندوستا ن ہے ہمارا وطن
محبت کی آنکھوں کا تارا وطن

نظم میں ہندوستان کے موسم اور یہاں کے فطرت کے مناظر دلفریب انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ نظم کے آخر میں شاعر وطن کی محبت اور ماں کے پیار کو زندگی کی ضرورت قرار دیتے ہوئے چکبست کہتے ہیں:

اسی سے ہے اس زندگی کی بہار
وطن کی محبت ہو یا ماں کا پیار
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

چکبست کی نظم ''رامائن کا ایک سین'' اور ''کرشن کنہیا سے بھی اُن کے وطن سے محبت کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں۔ چکبست کی وطن پرستی پر مبنی نظموں کی خاص بات یہ ہے کہ ان نظموں میں وطن کی مٹی کی مہک ہے۔ شاعر کو اپنے وطن کی سرزمین یہاں کے فطری مناظر اور نشانیوں سے بے حد پیار ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دیگر ابنائے وطن بھی اس کی طرح وطن کی مٹی سے پیار کرنے لگیں۔ چکبست انقلاب کا پیغام نہیں دیتے وہ صرف وطن سے محبت کرنا سکھاتے ہیں۔ احتشام حسین چکبست کی شاعری کو اپنے دور کی آواز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

مجموعی طور پر چکبست کی شاعری حب وطن سے معمور ہے۔ وہ اپنی نظموں کے ذریعے وطن سے محبت کے جذبے پیدا کرتے ہیں۔ ان کی نظموں میں وطن کے فطری مناظر اور جغرافیائی علامات سے پیار جھلکتا ہے۔ چکبست کی وطن سے محبت کی گہرائی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دیوان کا نام ''صبح وطن'' رکھا۔ انہوں نے ایک رسالہ ''صبح اُمید'' کے نام سے بھی جاری کیا تھا۔ اس طرح چکبست ایک محبّ وطن شاعر کے طور پر اردو ادب کی تاریخ میں نظر آتے ہیں۔ اور ان کی شاعری ہر زمانے میں لوگوں کو وطن عزیز ہندوستان سے پیار کرتے رہنے کا سبق سکھاتی رہے گی۔